# فلسفہ و فضائل صلوات

ترتیب و تالیف
مولانا راجہ مظفر عباس
نظر ثانی
جرار عباس

www.ketab.ir

| | | |
|---|---|---|
| سرشناسه | : | عباس، مظفر، ۱۹۸۴م- |
| عنوان و نام پدیدآور | : | فلسفه و فضایل صلوات/ ترتیب و تالیف مظفر عباس. |
| مشخصات نشر | : | قم: شب‌چراغ، ۱۳۹۹. |
| مشخصات ظاهری | : | ۸۶ ص.؛ ۵/۱۴×۵/۲۱ س‌م. |
| شابک | : | 978-622-739904-2 |
| وضعیت فهرست نویسی | : | فیپا |
| یادداشت | : | اردو. |
| موضوع | : | صلوات |
| موضوع | : | Salavat* |
| موضوع | : | صلوات، خواص |
| موضوع | : | Salavat, Use of* |
| موضوع | : | صلوات -- احادیث |
| موضوع | : | Salavat -- Hadiths* |
| رده بندی کنگره | : | ۲۶۶BP |
| رده بندی دیویی | : | ۷۷/۲۹۷ |
| شماره کتابشناسی ملی | : | ۷۴۲۴۳۹۸ |
| وضعیت رکورد | : | فیپا |


www.ketab.ir

# فلسفہ و فضائل صلوات


**ترتیب وتالیف**: مولانا راجہ مظفر عباس

**ناشر**: شب چراغ

**چاپ اول**: پاییز ۱۳۹۹

**شمارگان**: ۵۰۰ نسخہ

**شابک**: ۹۷۸-۶۲۲-۷۳۹۹-۰۴-۲

**آدرس انتشارات**: قم/ خیابان شہدا (صفاییہ)/ کوچہ ۳۸/ پلاک ۲۸/ طبقہ اول

**تلفن**: ۰۲۵ - ۳۷۷۳۷۶۸۸



کلیہ حقوق مادی و معنوی انتشار نسخہ چاپی

والکترونیکی این کتاب برای مولف محفوظ است.

# فہرست


مقدمہ : ........................................ ۹

۱. صلوات یعنی خدا و رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آواز پر لبیک ....... ۱۴

۲. صلوات حسنات و درجات میں اضافے کا سبب .............. ۲۱

۳. صلوات تکمیل نماز کا باعث .......................... ۲۳

۴. صلوات سنگینی میزان کا سبب ......................... ۲۵

۵. صلوات سب سے افضل عمل ............................ ۲۷

۶. صلوات گناہوں کا کفارہ .............................. ۳۴

۷. صلوات محبت و قرب پروردگار اور نبی کو کیئے ہوئے سلام کے جواب کا ذریعہ .. ۳۸

۸. صلوات تاریکیوں سے نکل کر نور کی طرف جانے کا وسیلہ .......... ۴۰

۹. صلوات نفاق کے خاتمہ کا سبب ............................ ۴۳

۱۰. صلوات اور شیطان سے دوری ............................ ۴۴

۱۱. صلوات اور صحت و سلامتی .............................. ۴۷

۱۲. صلوات اور قوت حافظہ .................................. ۴۹

۱۳. صلوات فقر سے نجات کی باعث .......................... ۵۰

۱۴. صلوات سبب نزول رحمت الہی ............................ ۵۳


www.ketab.ir

۱۵. صلوات کے ذریعہ خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، امام علیہ السلام یا مردہ کی زیارت ... ۵۴

صلوات کے فوائد ........................ ۵۷

صلوات کا فائدہ محمد و آل محمد علیہم السلام کو پہنچتا ہے یا خود صلوات پڑھنے والے کو....؟...... ۶۱

محمد و آل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیجنے کا طریقہ.............. ۶۱

صلوات واجب ہے یا مستحب؟ ..................... ۶۳

کتنی صلوات کافی ہے؟ ..................... ۶۵

بعض وہ مقامات جہاں صلوات پڑھنا مستحب ہے.............. ۶۶

۱. جب سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ہو: .............. ۶۶

۲. رکوع و سجود میں: ........................ ۶۶

۳. قنوت میں: ........................ ۶۷

۴. بعد از نماز: ........................ ۶۷

۵. سونے سے پہلے: ........................ ۶۹

۶. نماز صبح کے بعد: ........................ ۷۱

۷. وقت استخارہ صلوات مستحب ........................ ۷۱

۸. مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت صلوات مستحب .............. ۷۲

۹. ہر نشست و مجلس میں صلوات مستحب ........................ ۷۲

www.ketab.ir

## مقدمہ:

تاریخ اسلام میں سب سے عظیم شخصیت بلکہ تمام کائنات میں سب سے افضل و اعظم شخصیت ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے۔ کہ اس شخصیت میں تمام فضیلتیں سمٹ گئی ہیں۔

پروردگار عالم کا ارشاد ہے: (لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ)[1] اے مسلمانو! تم میں سے اس کے لئے رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی نمونہ عمل ہے اور پھر فرمایا: (وانک لعلی خلق عظیم) اور آپ اخلاق کے بلند ترین درجہ پر ہیں۔

لہٰذا تمام مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت سے آگاہ ہوں تاکہ اسلام کے عظیم آئین و قانون و اخلاق کو حاصل کر سکیں اور اپنی زندگی کو اسلام کے مطابق گزار سکیں کہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شخصیت عظیم شخصیت ہے جو کہ مجسم فضیلت ہیں۔

پروردگار عالم کا ارشاد گرامی ہے: (وانک لعلی خلق عظیم[2]) کہ آپ خلق عظیم پر فائز ہیں۔ پس یہ آیۂ کریمہ پروردگار عالم کی جانب سے آپ کے

---

۱. احزاب، ۲۱؛ قلم ۴۰

۲. سورہ نساء، آیہ ۷۳

www.ketab.ir

اخلاق حسنہ کی سند ہے، چونکہ اخلاق ایک ایسا مفہوم ہے کہ جو انسان کی حیات کے سارے حصہ کو شامل ہے۔

روایت کی گئی ہے کہ یہودیوں کا فصیح و بلیغ شخص مولائے کائنات علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے کہا: "مجھے آپ اپنے اخلاق کے بارے میں بتائیں، تو امام علیہ السلام نے فرمایا کہ دنیا کے مال و متاع کو بیان کرو تا کہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق کو بتاؤں تو یہودی کہتا ہے کہ یہ میرے لئے ناممکن ہے تو مولا نے فرماتے ہیں: تو دنیا کے مال و متاع کی توصیف سے عاجز ہے کہ جس کے بارے میں خود خدا نے فرمایا: (قل متاع الدنیا قلیل) آپ کہہ دیجئے کہ زندگی کی سودمندی بہت کم ہے لہذا میں کیسے اس نبی کے اخلاق کی توصیف کر سکتا ہوں کہ جس کے بارے میں خود خدا وحدہ لاشریک کا ارشاد ہے "وانک لعلی خلق عظیم"۔

یہ رسول گرامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت ہے کہ آپکی ذات لوگوں کے لئے نمونہ ہے اور وہ انسان کامل ہیں۔ اور قرآن دوسرے مقام پر اس طرح سے بیان کرتا ہے کہ: (لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ)۔

اسی طرح سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات نے بھی عرب کے سخت مزاج لوگوں کو اس بات کا مصداق بنایا کہ انھیں کہ خیر امت سے خطاب کیا جائے اور یہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق کا نتیجہ وصبر و تحمل کا نتیجہ ہے۔ آپ کے نوری کلام کی برکت ہے کہ قرآن کہہ رہا ہے" (لو کنت فظا

غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ )؛ اگر آپ سخت مزاج و سخت کلام ہوتے تو یہ لوگ بھاگ کھڑے ہوتے۔[1]

میں یہ چاہتا ہوں کہ یہاں پر قارئین محترم کے لئے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات سے متعلق واقعہ بیان کروں تاکہ وہ مومنین جو انسان کامل کی تلاش میں ہیں اس پر عمل کرسکیں۔

عدی بن حاتم روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ میں حاضر ہوا اور سلام کیا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ کون ہے؟ تو میں نے جواب دیا کہ میں عدی بن حاتم ہوں تو سرکار مجھے اپنے گھر کی طرف لیکر چلے تھے کہ اسی اثنا میں ایک خاتون آئی جو کہ ضعیف و کمزور و اور سن رسیدہ تھیں اور اس نے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کافی دیر تک روکے رکھا اور اپنی حاجت و ضرورت کے سلسلہ میں بات کرتی رہیں تو میں نے کہا کہ خدا کی قسم یہ کوئی بادشاہ نہیں ہوسکتا، پھر سرکارؐ مجھے اپنے گھر لے گئے اور مجھے ایک فرش دیا کہ جس میں سوکھی گھاس بھری تھی اور خود زمین پر بیٹھ گئے تو میں نے کہا کہ یہ آپ لے لیں، تو اس پر سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں، تم بیٹھو تو میں نے کہا کہ آپ کے خدا کی قسم یہ ہے کہ کوئی بادشاہ نہیں ہوسکتا۔[2]

---

۱. سورہ آل عمران، آیہ ۱۵۹

۲. اخلاق النبیؐ واہلبیت، ص ۲۶؛ شیخ باقر القرشی

www.ketab.ir